ہمارا ہدف نیکی اور تقویٰ کی زندگی ہے جو آخرت میں ہم کو فلاح وسعادت سے ہمکنار کرے۔ ہمارے دین نے ہم کو مستقل قدریں (PERMANENT VALUES) دی ہیں جو کبھی بدل نہیں سکتیں۔ جو کچھ حرام ہے وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہے، اسے حلال نہیں کیا جا سکتا، اور جو کچھ حلال ہے وہ ہمیشہ کے لیے حلال ہے، اُسے حرام نہیں کیا جا سکتا۔ ہم ان قوموں کی طرح نہیں ہیں جن کی قدریں روز بدلتی ہیں۔ آج جو نیکی ہے کل وہ بدی بن جاتی ہے اور آج جو حرام ہے کل وہ حلال ہو جاتا ہے۔ ایسی ناپائدار قدروں کو ہم کیسے قبول کر سکتے ہیں۔ ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ دنیا جس طرف جا رہی ہو ہم بھی اسی طرف جائیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اگر دریا غلط راستہ کی طرف بہہ رہا ہو تو ہم اس کا رخ پلٹ دیں، یا اگر اس کا رُخ پلٹ نہ سکیں تو اس کی رَو کے خلاف چلیں۔ اس کی رو کے خلاف چل کر اپنے ہاتھ پاؤں توڑ لینا اور اُس کے بھنور میں آکر ڈوب جانا اس سے بہتر ہے کہ ہم اس کے ساتھ بہتے ہوئے اپنی منزل سے دُور ہوتے چلے جائیں۔

سوال نمبر ۱۱۔ پردہ مغربی معاشرے میں

"پردہ کے اصطلاحی پہلو کے بارے میں اسلام کا قاعدہ کیا ہے؟ آپ مغربی دنیا میں اس پر کیسے عمل کرا سکتے ہیں؟ مردوں اور عورتوں کے مخلوط اجتماعات کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب:۔ آپ لوگ اس معاملے میں میرے خیالات جانتے ہوں گے۔ میری کتاب پردہ اُردو، عربی اور انگریزی میں شائع ہو چکی ہے۔ تفسیر سورۂ نور میں بھی اس کی پوری وضاحت کر چکا ہوں اور یہ بھی اُردو اور عربی میں شائع شدہ موجود ہے۔ سورۂ احزاب کی تفسیر اگرچہ دوسری کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی، مگر اُردو میں تو شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد میں نہیں سمجھ سکا کہ یہاں یہ سوال کرنے کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی۔ یہ بات سب لوگوں کو معلوم ہونی چاہیے کہ اسلام عورتوں اور مردوں کے آزادانہ میل جول اور مخلوط سوسائٹی (MIXED SOCIETY) کا قطعی قائل نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں جب عورتوں نے یہ چاہا کہ انہیں مسجد نبوی میں آکر حضورؐ کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے تو آپؐ نے انہیں منع تو نہیں کیا مگر فرمایا کہ تمہارا اپنے گھر میں نماز پڑھنا میری مسجد میں آکر پڑھنے سے بہتر ہے، اور تمہارا اپنے گھر کے اندر کسی حجرے میں پڑھنا اپنے گھر کے دالان میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ پھر جب عورتوں نے اس شوق کا اظہار کیا کہ وہ آپ کے پیچھے نماز باجماعت میں شریک ہوں تو آپؐ نے صرف صبح اور عشا کے وقت آنے کی اجازت

دی، ان کے آنے جانے کے لیے الگ دروازہ مخصوص کر دیا، اور اُن کے لیے مردوں کی صفوں کے پیچھے کی صفیں مقرر فرمائیں۔ اُس زمانے میں صبح کی نماز ایسے وقت ختم ہوتی تھی جب نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے واپس جاتے وقت بھی اتنا اندھیرا ہوتا تھا کہ ایک دوسرے کو پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔ عشا کی نماز میں شریک ہونے کی اجازت بھی اس لیے دی گئی تھی کہ اُس زمانے میں بجلی کی روشنی نہیں ہوتی تھی، اس لیے پیچھے کی صفوں میں کھڑی ہونے والی عورتیں چھپی رہتی تھیں۔ پھر حکم یہ تھا کہ نماز ختم ہونے کے بعد مرد بیٹھے رہیں اور جب عورتیں چلی جائیں اُس وقت اٹھیں۔ جس مذہب کی یہ تعلیمات ہوں اس کے متعلق آپ یہ پوچھتے ہیں کہ وہ عورتوں اور مردوں کے مخلوط اجتماعات کی اجازت دیتا ہے؟ اب اگر آپ ایسی جگہ آگئے ہیں جہاں اِس غلط طریقے کا رواج عام ہے تو خدا کے لیے جو کچھ آپ کو کرنا ہے کریں، اس کو اسلامی تعلیم بنا کر پیش کرنے کی کوشش نہ کریں۔ شریعت کے تابع آپ نہیں رہ سکتے تو شریعت کو اپنا تابع تو نہ بنائیں کہ جو کچھ آپ کرتے جائیں، شریعت بھی اس کی اجازت دیتی چلی جائے۔ مغرب کی اس سوسائٹی کے رنگ ڈھنگ آپ کو اختیار کرنے ہیں تو کیجیے مگر اپنے آپ کو گناہ گار سمجھ کر کیجیے۔

اسی پچھلے سوال کے سلسلے میں ایک اور بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں۔ اگر یہ سوال کوئی شخص مجھ سے پاکستان میں یا کسی دوسرے مسلمان ملک میں کرتا تو اس کی وجہ کچھ سمجھ میں بھی آسکتی تھی۔ لیکن یورپ، امریکہ یا کینیڈا میں جو لوگ رہتے ہیں ان کا ایسے سوال کرنا بہت ہی عجیب معلوم ہوتا ہے۔ آپ آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اختلاطِ مرد و زن کیا رنگ دکھا رہا ہے۔ کیسی کیسی اخلاقی خرابیاں یہاں اُمنڈ رہی ہیں۔ کس طرح خاندانی نظام تباہ ہو رہا ہے۔ کس طرح اسقاطِ حمل (ABORTION) کا رواج بڑھ رہا ہے۔ اسے قانونی جواز عطا کیا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ عورت کو اس کا ویسا ہی حق ہے جیسا ایک دانت نکلوانے کا اسے حق ہے۔ کس طرح نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ خواہشاتِ نفس کو پورا کرنے کی جو طبعی صورتیں تھیں ان سے لوگوں کے دل بھر گئے ہیں اور اب وہ طرح طرح کے گھناؤنے خلافِ فطرت افعال (PERVERSIONS) کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں، بلکہ اس قسم کے افعال بھی بے تحاشا وبا کی طرح پھیل رہے ہیں۔ عریانی کس شدت سے بڑھ رہی ہے۔ نیم برہنہ نوجوان جوڑے کس بے شرمی کے ساتھ برسرِعام بوس و کنار کر رہے ہیں۔ حرامی بچوں کی تعداد کس رفتار سے بڑھ رہی ہے اور حلالی بچوں کی پیدائش کو کس طرح روکا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد تو آپ کو سمجھنا چاہیے تھا کہ آپ کے اوپر خدا اور رسول کا یہ احسانِ عظیم تھا کہ اُس نے اخلاقی تباہی کے